

# دارالافتاء جامعہ نعیمیہ



## کپڑوں کی طہارت کا مسئلہ

**سوال:**

اب سے تقریباً 60 سال قبل تک گھر کے میلے کپڑے خاتون خانہ اپنے ہاتھوں سے دھویا کرتی تھیں۔ واشنگ مشین کی پاکستان میں آمد کے بعد کپڑے مشین پر دھلنے لگے۔ سہل پسندی بڑھنے لگی اور خواتین خانہ (کی اکثریت) میلے کپڑے مشین پر خود دھونے کے بجائے گھر گھر کام کرنے والی ملازمت سے مختلف مشاہرہ پر ان کے سپرد کیے جانے لگے، جن کی طہارت مشکوک ہوتی ہے۔ مختلف گھروں پر کپڑے دھونے کی بنا پر ان (ملازمت) کے پائیچے کا نصف حصہ تقریباً گیلا ہوتا ہے اور انہیں اس سے کوئی غرض نہیں ہوتی۔ کہ ان کے ناپاک گیلے کپڑوں سے دوسرے دھلے ہوئے کپڑے مس ہو رہے ہیں، اکثر ملازمت حاصل فہر ہوتی ہیں۔ دھوپ میں بہر حال کپڑوں کو خشک کر دیا جاتا ہے۔ آپ سے استدعا ہے کہ متذکرہ بالاطریتے سے دھوئے ہوئے کپڑے خشک ہونے پر پاک ہو جاتے ہیں اور ان کپڑوں کو پہن کر نماز دا کی جاسکتی ہے؟، (عدنان الحق)۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ  
الْجَوَابُ بِعَوْنَ الْبَلِكِ الْوَهَابُ

کپڑوں کو پاک کرنے کے لیے پہلے سے استعمال شدہ ناپاک پانی واشنگ مشین سے نکال کر دوبارہ وسہ بارہ تازہ پانی ڈال کر ان کپڑوں کو مشین میں معمول کے عمل سے گزار کر نپوڑا جائے تو وہ پاک ہو جاتے ہیں، ان کپڑوں کی طہارت مشکوک نہیں رہتی، بشرطیہ ان پر کوئی حصی نجاست نہ لگی ہو۔ ملازمت کے حاضر ہونے سے کپڑوں کی طہارت مشکوک نہیں ہوگی، حیض و حب کی ناپاکی معنوی ہے، حصی نہیں ہے، حدیث پاک میں ہے:

(۱) ”عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أُرْجِلُ رَأْسُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا حَائِضٌ“۔

ترجمہ: ”حضرت عائشہؓ نبی پیغمبر کرتی ہیں: میں اپنے مخصوص ایام میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بالوں کو کنگھی کرتی تھی، (صحیح بخاری: 295)۔“

علام بدرا الدین محمود بن احمد عین حنفی لکھتے ہیں:

”عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى مَيْبُوْةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا، قَالَتْ: أَيُّ بُنَىٰ مَالِ أَرَاكَ شَعْرَ الرَّأْسِ، قَالَ: إِنَّ أُمِّ عَتَّابَ تُرْجِلُنِي وَهِيَ الْآنَ حَائِضٌ، قَالَتْ: أَيُّ بُنَىٰ لَيْسَتِ الْحَيْضَةُ بِالْيَدِ، كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضْعُرُ رَأْسَهُ فِي حُجْرٍ إِحْدَانَا وَهِيَ حَائِضٌ“۔ (جاری ہے۔۔۔)

(2)

ترجمہ: ”حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں اُمّ الْمُؤْمِنِین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے پاس آیا، انہوں نے کہا: اے بیٹے! میں کیا دیکھ رہی ہوں کہ تمہارے بال پر اگنہے ہیں، میں نے کہا: (میری بیوی) اُمّ عَتَّار مجھے لگنگی کیا کرتی تھیں اور وہ ابھی حیض سے ہیں۔ انہوں نے کہا: اے بیٹے! حیض ہاتھوں میں نہیں ہوتا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (ہمارے) حیض کے دنوں میں (بھی) امتیات اُمّ الْمُؤْمِنِین میں سے کسی کی گود میں سرمارک رکھ دستے تھے، (عدهۃ القاری، جلد 3، ص: 383)۔“

(٢) ”عَنْ عَزْوَةَ، أَنَّهُ سُلِّمَ أَتَخْدُمْنِي الْحَائِضُ أَوْ تَدْنُونِي السُّرَاةُ وَهِيَ جُنْبٌ؟ فَقَالَ عُزْوَةُ: كُلُّ ذَلِكَ عَلَىٰ هَيْنَ، وَكُلُّ ذَلِكَ تَخْدُمْنِي وَلَيْسَ عَلَىٰ أَحَدٍ فِي ذَلِكَ بَاعْشَ أَخْبَرْتُنِي عَائِشَةَ: أَنَّهَا كَانَتْ تُرْجِلُ، تَعْنِي رَأْسَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهِيَ حَائِضٌ، وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَئِذٍ مُجَاوِرٌ فِي الْبَسْجِدِ، يُدْنِ لَهَا رَأْسَهُ، وَهِيَ فِي حُجْرَتِهَا، فَتُرْجِلُهُ وَهُوَ حَائِضٌ“.

ترجمہ: ”حضرت عروہ سے سوال کیا گیا: آیا حائض (بیوی) میری خدمت کر سکتی ہے یا عورت اگر جنی ہو تو میرے قریب ہو سکتی ہے؟ (یعنی اُس کا بدن میرے بدن سے مس ہو سکتا ہے)، عروہ نے کہا: یہ سب چیزیں میرے اوپر آسان ہیں اور ان سب حالات میں میری بیوی اس طرح میری خدمت کرتی ہے اور اس میں کسی کے لیے بھی کوئی حرج نہیں ہے، مجھے حضرت عائشہؓؑ نے خبر دی کہ وہ اپنے ایامِ مخصوص میں رسول اللہ ﷺ کے سر میں کنگھی کرتی تھیں اور رسول اللہ ﷺ مسجد میں معتمک ہوتے تھے، آپ ﷺ اپنے مبارک حضرت عائشہؓؑ کے قریب کرتے اور وہ اپنے جگہ میں ہوتے ہوئے ایامِ مخصوص میں آپ ﷺ کے سر میں کنگھی کرتیں تھیں، (صحیح بخاری: 296)، اس کی شرح میں علامہ ابن حجر عسقلانی متوفی 852ھ لکھتے ہیں:

ترجمہ: ”یہ حدیث حائضہ کے بدن اور اس کے پسینے کے پاک ہونے پر دلالت کرتی ہے، (فتح الباری، جلد ۱، ص: 401)۔“  
 ”عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ قَاتِلِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَأْوِلُ إِنِّي الْخَيْرَةُ مِنَ الْمُسْجِدِ، فَقُلْتُ: إِنِّي حَائِضٌ، قَاتِلَ حَيْضَتِكَ لَسْتُ فِي يَدِكِ“۔

ترجمہ: ”حضرت عائشہؓ نے بتایا کرتی ہیں: رسول اللہ ﷺ نے مسجد کے اندر سے مجھ سے فرمایا: مجھے چٹائی دیدو، میں نے عرض کی: میں حیض سے ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارا حیض تمہارے ہاتھ میں نہیں ہے، (مُصطفٰ ابن ابی شیبہ: 7412)“ یعنی حیض و جنابت کی ناپاکی معنوی ہے، حسی نہیں ہے۔

عَلَامَةُ بْنُ رَجَبٍ حَنْبَلِيٌّ مُتَوَّقِّيٌّ 736 هـ كَتَبَ هَذِهِ الْحِكْمَةَ: **فَبَدَنُ الْحَايَضُ طَاهِرٌ، وَعَرَقُهَا وَسُوْرُهَا كَالْجُنْبِ، وَحَكَى الْإِجْمَاعُ عَلَى ذَلِكَ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنَ الْعُلَمَاءِ، وَسُيْلَ حَمَادَهُلْ تَغْسِلُ الْحَايَضُ شُوَبَهَا مِنْ عَرْقِهَا؟، فَقَالَ: إِنَّا يَفْعَلُ ذَلِكَ الْجُنْجُوسُ۔۔۔۔۔ أَبُو حِنْفَةَ وَأَصْحَابُهُ يَقُولُونَ عَلَى بَدَنِ الْجُنْبِ، وَأَعْصَاءُ الْبَحْدُثَ نَحَاسَهُ حُكْمَيَّةَ**

ترجمہ: ”جنبی شخص کی طرح حائض کا بدن، جوٹھا اور پسینہ پاک ہے، اس پر مُتعدد علماء کا اجماع ہے، حماد سے سوال کیا گیا: آیا حائض اپنے پسینہ سے آلوہ کپڑوں کو دھونے گی؟، انہوں نے کہا: یہ کام صرف مجوس کرتے ہیں۔۔۔ آگے چل کر لکھتے ہیں: ”امام ابوحنیفہ اور ان کے اصحاب یہ کہتے ہیں: جنبی اور حائض کے بدن پر نجاست حکمیہ ہوتی ہے، (فتح الباری لابن رجب، جلد 1، ص: 402)۔۔۔“ (خاری سے۔۔۔)

(3)

ان احادیث کا سیاق و سبق یہ ہے کہ زمانہ جاہلیت میں حاضر عورت کے بدن کو ناپاک سمجھ کر اسے اپنے سے دور رکھتے تھے، اسی طرح ہمارے ملک کے شامی علاقے چترال میں جو ”کیلاش“ قبیلہ رہتا ہے، وہ بھی حاضر عورتوں کو حسی طور پر ناپاک سمجھتے ہیں۔



مفتی منیب الرحمن

رئیس دارالافتاء دارالعلوم نعیمیہ، کراچی

5 ستمبر 2023ء

